(1800–1852)

مومنؔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ خاندانی سلسلہ کشمیر سے تھا۔ والد کا نام حکیم غلام نبی کشمیری تھا۔ خاندانی پیشہ طبابت تھا، لیکن مومنؔ کو طب کے علاوہ دوسرے بہت سے علوم اور فنون مثلاً منطق، نجوم، ریاضی اور شطرنج میں بھی مہارت حاصل تھی۔ مومنؔ اپنے زمانے کے ذہین ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ انھیں فارسی زبان پر بھی قدرت حاصل تھی۔ ان کا فارسی کلام بھی اعلیٰ درجے کا ہے۔ تاریخ گوئی میں بھی اُنھیں کمال حاصل تھا۔

مومنؔ کی شاعری بہت خوب صورت لیکن محدود موضوعات کی حامل ہے۔ ان کے اکثر اشعار بہت مشکل ہیں کیوں کہ وہ اشاروں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ مومنؔ کے کلام میں زبان و بیان کا خاص رچاؤ ہے۔

مومنؔ کی شاعری میں تغزل کا عنصر حاوی ہے۔ مومنؔ کے اس رنگ کی پیروی بعد میں بھی کی گئی۔ مولانا حسرتؔ موہانی کا مشہور شعر ہے:

طرزِ مومنؔ میں مرحبا حسرتؔ
تیری رنگیں بیانیاں نہ گئیں

غزل

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیش تر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی ایسی بات اگر ہوئی کہ تمھارے جی کو بُری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنؔ مبتلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(مومن خاں مومنؔ)

مشق

سوالات

1۔ مومنؔ مطلع میں کس وعدے کو یاد دلا رہے ہیں؟

2۔ شاعر کو ذرا ذرا کون سی باتیں یاد آ رہی ہیں؟

3۔ شاعر نے بیان سے پہلے کس بات کو بھلانے کو کہا ہے؟

4۔ شعر کی تشریح کیجیے:

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو